تک نہیں پہنچا۔ جہاں ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے وجوہ بھی نامعلوم نہیں۔ لیکن فی الحال میں صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ اگر ہم ادارتی فرائض کی انجام دہی میں کسی قدر غفلت و کوتاہی کے مرتکب ہوئے ہیں تو یہ قطعاً غیر اختیاری اور اضطراری ہے۔ ناظرین ہمیں معاف رکھیں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور اپنے دین کی خدمتیں اپنی مرضیات کے مطابق ہم سے لے۔ آمین۔

ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ جہاں ہم اپنی غیر ارادی لاپرواہیوں کی وجہ سے آپ کی چہار سالہ خدمات کے شکریے اور آغاز سال نو کی مبارکباد کے مستحق نہیں ہیں، وہاں جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مالک رسالہ محدث و مہتمم مدرسہ رحمانیہ دہلی اپنے اس بے لوث ایثار مالی کی بنا پر جو وہ اس مفید رسالے کے اجراء کی صورت میں صرف محصول ڈاک لیکر خالصاً لوجہ اللہ آپ پر کر رہے ہیں آپ کی پر خلوص دعاؤں۔ اور سچی مبارکبادیوں کے مستحق ہیں۔ پس آپ اپنی مخصوص دعاؤں میں انھیں ہرگز نہ بھولیں بلکہ ہمیشہ ان کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود۔ کامیابی و کامرانی کے لئے بدرگاہ ارحم الراحمین متمنی و مستدعی رہیں۔

امتحان سہ ماہی

حسب دستور سابق اس سال بھی دارالحدیث رحمانیہ دہلی کا سہ ماہی امتحان ہوا۔ یعنی ۲۰-۲۱-۲۲ محرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۳-۴-۵ اپریل ۱۹۳۷ء بروز شنبہ یکشنبہ دوشنبہ کو طلبہ امتحانات میں مشغول رہے۔ ۲۴ محرم مطابق ۷ راپریل کو نتیجہ سنایا گیا۔ اور ۸ راپریل کو مدرسہ میں تعطیل رہی۔ تمام طلبہ و مدرسین صبح کو روشن آرا باغ میں تفریح کے لئے گئے۔ اور دن بھر وہیں کھانے پینے۔ کھیل کود وغیرہ مختلف تفریحات سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ مہتمم صاحب بھی بنفس نفیس شریک رہے۔ اور طلبہ کی دلچسپیوں میں حصہ لیکر ان کی عزت افزائی فرماتے رہے۔ وہیں آپ نے سہ ماہی امتحان میں اپنی اپنی جماعتوں میں اول آنے والے طلبہ کو انعامات سے بھی نوازا یعنی سب کو دو دو روپے نقد مرحمت فرمائے۔

شہریار دکن

حیدرآباد دکن و برار کے موجودہ بادشاہ نظام الملک اعلیحضرت میر عثمان علی خان بہادر خلد اللہ ملکہ کو اپنے ملک پر حکومت کرتے ہوئے پچیس سال ہو چکے ہیں جس کی خوشی میں نہ صرف حیدرآباد میں بلکہ تمام ہندوستان میں گذشتہ ماہ فروری ۱۹۳۷ء میں زبردست جشن منایا گیا ہے۔ دنیا میں آج جوبلیوں کا عام رواج ہو رہا ہے۔ لیکن ان جوبلیوں کے موقعوں پر بادشاہ کی خدمت میں رعایا کی طرف سے نذرانے پیش کئے جاتے ہیں۔ بادشاہ اپنی رعایا پر کسی خاص بخشش و عطا کا فیضان نہیں کرتا۔ لیکن حضور نظام نے اس کے برخلاف اپنی کرم گسترانہ روایات کو باقی رکھتے ہوئے اپنے اس عام جشن مسرت کے موقع پر بھی اپنی رعایا کے ذمے سے چالیس لاکھ مالیانہ کی معافی کا اعلان فرمایا۔ اور نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ہند میں بھی آپ کے چشمۂ فیض سے لوگ یکساں طور پر سیراب ہو رہے ہیں۔